بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوٹ :: اس فائل میں آپ کو النور المبین کے پہلے دو قاعدوں ((الکلام فی الالہیات ،، الکلام فی الانبیاء والملائکۃ والأئمۃ والصحابۃ)) کے نوٹس ملیں گے۔۔اگر کوئی غلطی ملے تو ضرور اطلاع فرمائیں۔۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے حوالے سے ہمارے لکھے نوٹس لینا چاہتے ہیں تو نیچے دیے گئے نمبر پہ رابطہ فرمائیں۔۔۔۔۔

((کتابوں کے نام))

(1) شرح وقایہ ((ششماہی ثانی)) ::: (2) حسامی ((باب القیاس))

(3) تیسیر مصطلح الحدیث ::: (4) القصائد المنتخبہ

(5) فقہ السیرہ ::: (6) تفسیر بیضاوی ::: (7) فتح المنان

(8) ہدایہ ((کتاب الطہارات)) ::: (9) منہاج العابدین

فون نمبر ::: 03238599095

🌹🖋 محمد صائم عطاری ✒🌹

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

سوال ::: کتاب """النور المبین"" کتنے مقاصد میں مقید ہے ؟؟؟

جواب ::: یہ تین مقاصد میں مقید ہے :::

ا) دین کے عقائد پہ عقلی و نقلی دلائل کو ذکر کرنا تاکہ غور و فکر کرنے والا تقلید کو چھوڑ کر علم یقینی کی طرف متوجہ ہو۔۔۔۔

(2) ان تمام دلائل یا اکثر دلائل کا قرآن سے ماخوذ ہونا،، کیونکہ قرآن کریم اللہ کی بہت بڑی حجت اور مضبوط رسی ہے،، اور یہ بات ظاہر ہو جائے کہ قرآن کریم میں اولین و آخرین کا علم ہے۔۔۔۔۔

(3) اس کتاب میں ان بڑے مسائل کو بیان کیا گیا ہے جنہیں شریعت لے کر آئی اور ان میں سلف صالحین نے کلام کیا ہے،، ان تمام چھوٹے چھوٹے مسائل کو ذکر نہیں کیا گیا جو بعد میں پیدا ہوئے تاکہ اس کتاب کو پڑھنے والا ایک روشن راستے پہ چلے۔۔۔۔۔۔

سوال ::: یہ کتاب کن چیزوں پہ مشتمل ہے ؟؟؟

جواب ::: یہ کتاب تین قواعد اور ایک خاتمہ پہ مشتمل ہے :::

(1) پہلے قاعدہ میں الہیات کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔۔۔۔

(2) دوسرے قاعدے میں انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ کرام کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔۔۔۔

(3) تیسرا قاعدہ آخرت کے بارے میں کلام پہ مشتمل ہے۔۔۔

خاتمہ ::: خاتمہ میں نفع دینے والی وصیت کی گئی ہے جو اس کتاب کے مقصد سے مناسبت رکھتی ہے۔۔۔

((الفصل الاول))

((فی اثبات وجود اللہ تعالیٰ وھو رب العالمین وخالق الخلق اجمعین))

سوال ::: اللہ پاک کے وجود پہ کتنے دلائل موجود ہیں؟؟؟

جواب :: اللہ پاک کے وجود پہ اتنے زیادہ دلائل ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ان کی انتہاء تک پہنچا جا سکتا ہے،، ہر چیز اللہ کے وجود پہ دلیل ہے اور اسی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔۔۔۔

((المسلک الاول))

سوال ::: مصنف نے پہلی فصل میں کتنے ""مسالک"" بیان کیے ہیں؟؟؟ نیز پہلا مسلک کس کے بارے میں ہے؟؟؟

جواب ::: مصنف نے پہلی فصل میں تین مسالک ذکر کیے ہیں اور پہلے مسلک میں قرآن پاک کی ان آیات سے اللہ پاک کے وجود کو ثابت کیا ہے جو آیات مختلف طرح کی موجودات مثلا::: زمین، آسمان، حیوان، سمندر، پہاڑ، ہوائیں، بارش، سورج، چاند، رات، دن وغیرہ کے بارے میں ہیں۔۔۔۔

سوال ::: مختلف اقسام کی موجودات کے بارے میں وہ آیات جن کے ذریعے مصنف نے اللہ پاک کے وجود کو ثابت کیا ہے انہیں سپرد قلم کریں۔۔۔

جواب ::: آیات مع ترجمہ مندرجہ ذیل ہیں:::

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 21 اور 22 میں اللہ پاک کا ارشاد ہے :::

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(21)الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً۪-وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْۚ-فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(22)

ترجمہ کنزالعرفان ::: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ تمہیں پرہیزگاری مل جائے۔۔۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے

تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک نہ بناؤ۔۔۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 164 میں ہے :::

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ۪-وَّ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ(164)

ترجمہ کنزالعرفان ::: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقیناعقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔

سورۃ الروم میں ہے :::

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ(20)وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةًؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ(21)وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ(22)وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ(23)وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

طَمَعًا وَّ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ(24) وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖؕ-ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ﳓ مِّنَ الْاَرْضِ ﳓ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ(25)

ترجمہ کنزالعرفان ::: اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر جبھی تم انسان ہو جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہو۔۔۔ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں غوروفکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور رات اور دن میں تمہارا سونا اور اس کا فضل تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں سننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے۔ اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں۔۔۔

سورۃ النباء میں ہے :::

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا(6) وَّ الۡجِبَالَ اَوۡتَادًا(7) وَّ خَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا(8) وَّ جَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا(9) وَّ جَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا(10) وَّ جَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا(11) وَّ بَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا(12) وَّ جَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا(13)وَّ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا(14)لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا(15)وَّ جَنّٰتٍ اَلۡفَافًا(16)

ترجمہ کنزالعرفان ::: ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟اور پہاڑوں کو میخیں۔اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔اور رات کوڈھانپ دینے والی بنایا۔اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ۔اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔اور ایک نہایت چمکتا چراغ(سورج)بنایا۔اور بدلیوں سے زور دار پانی اُتارا۔تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں۔اور گھنے باغات۔

الغرض قرآن کریم میں جتنی بھی ایسی آیات آئی ہیں ہر ہر آیت اللہ کے وجود پہ دلالت کرتی ہے۔۔۔

سوال :::مصنف کے نزدیک انسان کے قریب ترین ایسی کون سی چیز ہے جس میں اگر غور وفکر کیا جائے تو اللہ پاک کا وجود ثابت ہوتا ہے؟؟؟ تفصیلا بیان کریں۔۔۔

جواب ::: وہ چیز انسان کا اپنا نفس ہے،، اگر انسان اپنے اندر کی عمدہ تدبیر اور عجیب کاریگری پہ غور کرے تو اللہ کا وجود ثابت ہوتا ہے،، اس سے انسان اللہ پاک کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک نے سورۃ المؤمنون میں ارشاد فرمایا :::

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ(12)ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ(13)ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًاۗ-ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَؕ-فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ(14)ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ(15

ترجمہ کنزالعرفان ::: اور بیشک ہم نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اس کو ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پانی کی بوند بنایا۔۔۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو جما ہوا خون بنادیا پھر جمے ہوئے خون کو گوشت کی بوٹی بنادیا پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر اسے ایک دوسری صورت بنادیا تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔۔۔ پھر اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو۔۔۔

سورۃ الذاریات میں فرمان باری تعالیٰ ہے :::

وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْؕ-اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ(21)

ترجمہ کنزالعرفان ::: اور خود تمہاری ذاتوں میں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟؟؟

گندے پانی سے انسان کو پیدا کرنے کی ترتیب ((یعنی انسان پہلے نطفہ تھا پھر اسے جما ہوا خون بنایا گیا پھر اسے گوشت کا لوتھڑا بنایا گیا پھر ہڈیاں اور پھر ہڈیوں پہ گوشت چڑھایا گیا))، انسان کی ہڈیوں اور رگوں کے مختلف ہونے کے باوجود ان کی ترکیب ((یعنی تمام رگیں اور ہڈیاں ایک دوسرے سے مختلف ہیں)) اور ان رگوں اور ہڈیوں کا اپنے نفع کے ساتھ خاص ہونا((یعنی ہر رگ اور ہر ہڈی کا اپنا اپنا نفع ہے))، جسم کے ہر عضو کو اس کی ضرورت کی مقدار خوراک پہنچنے کا نظام، انسان کے اندر پیدا کی گئی قوتوں کا مختلف ہونا((انسان کے اندر قوتیں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں جو قوت دائیں ہاتھ میں ہے وہ بائیں ہاتھ میں نہیں ہے)) اور انسان کو عقل کے ساتھ خاص کرنا تاکہ وہ جانوروں سے ممتاز ہو جائے یہ ساری باتیں کتنی ہی عجیب ہیں؟؟؟ انسان کا آنکھوں سے دیکھنا، کانوں سے سننا، زبان سے کلام کرنا، دونوں ہاتھوں سے پکڑنا اور ان کے علاوہ ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اگر کوئی شخص انہیں شمار کرنا شروع کرے تو اس کی زندگی ختم ہو جائے گی لیکن یہ عجائبات ختم نہیں ہوں گے، یہ تمام چیزیں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ واقعی کوئی ایسی ذات ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا اور وہ ذات اللہ پاک کی ذات ہے۔۔۔۔۔

سوال ::: کیا انسان کے علاوہ بھی کائنات میں ایسی اشیاء موجود ہیں جو اللہ کے وجود پہ دلالت کرتی ہیں؟؟؟

جواب ::: جی ہاں،، انسان کے ساتھ ساتھ اس کائنات کی تمام چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں غور وخوض کیا جائے تو بندہ اس نتیجے پہ پہنچتا ہے کہ واقعی اللہ پاک کی ذات موجود ہے جیسا کہ آسمان وغیرہ،، آسمان کی پیدائش میں ایسی عجیب وغریب حکمتیں ہیں کہ انسانی سوچ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک نے سورۃ النازعات میں فرمایا :::

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُؕ-بَنٰىهَا(27)رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا(28)وَ اَغْطَشَ لَیْلَهَا وَ اَخْرَ جَ ضُحٰىهَا(29)وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا(30)اَخْرَ جَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا (31) وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا(32)مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ(33)

ترجمہ کنزالعرفان ::: کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا۔۔۔ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے۔۔۔

الغرض اگر کائنات کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز میں بھی غور وخوض کیا جائے تو ہر چیز زبان حال سے بتائے گی کہ واقعی کوئی ایسی ذات ہے جس

نے یہ سب کچھ بنایا،، یہ سب کچھ خود سے نہیں بنا بلکہ ایسا خالق اور مدبر موجود ہے جس نے اس پورے نظام کو ترتیب دیا ہے۔۔۔۔

سوال ::: اس بات پہ کیا دلیل ہے کہ تمام چیزیں پہلے موجود نہیں تھیں اور پھر بعد میں بنائی گئیں؟؟؟

جواب :::اس پہ دو طریقوں سے دلیل دی جا سکتی ہے :::

(1) یہ تمام چیزیں متغیر الصفات ہیں،، ان کی حرکات و سکنات بدلتی رہتی ہیں اور جو چیز متغیر الصفات ہو وہ قدیم نہیں ہوتی بلکہ حادث ہوتی ہے ((یعنی پہلے سے موجود نہیں ہوتی بلکہ بعد میں بنائی جاتی ہے))۔۔۔۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے جب سورج، ستارے اور چاند کو دیکھا تھا تو ان کی حالت تبدیل ہونے کی وجہ سے اس بات پر استدلال کیا تھا کہ یہ چیزیں رب نہیں ہو سکتیں کیوں کہ یہ متغیر الصفات ہیں اور جو متغیر الصفات ہیں وہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہوتی ہیں۔۔۔۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے استدلال کے حوالے سے قرآن میں اللہ پاک ارشاد ہے :::

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًاۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ(76)فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ
بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ(77)فَلَمَّا رَاَ

الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُۚ-فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ(78)اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(79)

ترجمہ کنزالعرفان ::: پھر جب ان پر رات کا اندھیرا چھایا تو ایک تارا دیکھا، فرمایا: کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا۔ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو۔۔ میں نے ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔۔

(2) ان تمام چیزوں کے حادث ہونے پہ دوسرے طریقے سے یوں دلیل دی جا سکتی ہے کہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ وہ پہلے نہیں تھا بلکہ بعد میں بنایا گیا اور اپنے علاوہ دیگر چیزوں میں بھی وہ اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے کہ یہ تمام چیزیں بعد میں بنائی گئیں۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک نے سورۃ الدھر میں ارشاد فرمایا :::

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا(1)

ترجمہ کنزالعرفان::: بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل چیز نہ تھا۔۔۔

سورۃ مریم میں فرمان باری تعالیٰ ہے :::

وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْــٴًـا(9)

ترجمہ کنزالعرفان :::اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔۔۔

انسانوں کے علاوہ دیگر چیزوں مثلا نباتات جمادات وغیرہ کے بارے میں بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ چیزیں پہلے موجود نہیں تھیں بلکہ بعد میں یہ وقوع پذیر ہوئیں۔۔۔۔

اس حوالے سے سورۃ الحج میں اللہ پاک نے فرمایا :::

-وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ(5)

ترجمہ کنزالعرفان ::: اور تو زمین کو مرجھایا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ (تروتازہ ہو کر) لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور وہ ہر قسم کا خوبصورت سبزہ اگاتی ہے۔۔۔

ان واضح دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ پاک کے علاوہ تمام چیزیں حادث ہیں اور بعد میں بنائی گئیں۔۔۔۔۔۔

سوال ::: اس بات پہ کیا دلیل ہے کہ تمام چیزیں اپنے وجود میں اللہ پاک کی محتاج ہیں ؟؟؟

جواب ::: اس کا جواب مصنف نے تین طریقوں سے دیا ہے :::

(1) کوئی بھی چیز اپنے آپ کو نہیں بنا سکتی لہذا بنانے والے کا اس چیز سے پہلے موجود ہونا ضروری ہے،، چنانچہ اللہ پاک نے اس پہ تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :::

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ(35)

ترجمہ کنزالعرفان ::: کیا وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کر دیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں ؟؟؟

اگر انسان اپنے بارے میں غور کرے تو وہ جان لے گا کہ وہ اپنے وجود سے پہلے ہونے والے کسی بھی واقعے کو نہیں جانتا تو پھر کیسے وہ خود کو پیدا کر سکتا ہے ((حالانکہ اسے اپنے وجود سے پہلے واقع ہونے والے واقعات کا بھی علم نہیں))

چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے :::

مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ۪-

ترجمہ کنزالعرفان :::: نہ میں نے انہیں آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت حاضر رکھا تھا اور نہ خود ان کے بناتے وقت۔۔۔۔

(2) تمام مصنوعات دو اقسام کی ہیں۔۔۔

وہ مصنوعات جنہیں انسان بنا سکتا ہے مثلا::: کتاب، گھر وغیرہ

دوسری قسم کی وہ مصنوعات ہیں جنہیں انسان نہیں بنا سکتا مثلا::: گندے پانی سے انسان پیدا کرنا، درخت سے پھل نکالنا وغیرہ۔۔۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پہلی قسم کی مصنوعات اپنے بنانے والے کی محتاج ہیں،، تو جب کوئی شخص کسی کتاب یا گھر کو دیکھے گا تو اس کے ذہن میں پہلی بات ہی یہی آئے گی کہ ضرور اس گھر یا اس کتاب کو کسی نے بنایا ہے۔۔۔ بلکل اسی طرح دوسری قسم کی مصنوعات بھی اپنے بنانے والے کی محتاج ہیں بلکہ یہ پہلی قسم کی مصنوعات کی بنسبت زیادہ محتاج ہیں کیونکہ ان کو بنانا زیادہ عجیب ہے اور حکمت کے آثار ان میں زیادہ ظاہر ہیں۔۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے :::

مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍؕ-فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ-هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ(3)ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ(4)

ترجمہ کنزالعرفان :::(اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی۔۔۔۔

سورۃ""ق""میں فرمان باری تعالیٰ ہے :::

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ(6)

ترجمۂ کنزالعرفان ::: تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں۔۔۔۔

(3) عقلی طور پہ یہ بات ثابت ہے ایک چیز پائی بھی جا سکتی ہے اور نہیں بھی پائی جا سکتی،، کسی چیز کا پایا جانا اس بات پہ دلیل ہے کہ وہ اس سے پہلے موجود نہیں تھی اور کوئی ایسی ذات ہے جو اس کو عدم سے وجود میں لائی۔۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے :::

وَ رَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُؕ۔۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان ::: اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور (جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔۔۔۔

سوال ::: اس بات پہ کیا دلیل ہے کہ تمام موجودات کا خالق صرف اللہ پاک ہے؟؟؟

جواب ::: تمام موجودات کا خالق صرف اللہ پاک ہے کیونکہ مخلوق کی تین اقسام ہیں :::

(1)زندہ اور عاقل مخلوق مثلا:::انسان

(2)زندہ اور غیر عاقل،، مثلا:::چوپائے

(3)بے جان مخلوق مثلا::: آسمان، زمین، ستارے، چاند سورج وغیرہ۔۔۔۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ زندہ اور عاقل مخلوق انسان کو پانی سے پیدا نہیں کر سکتی اور نہ ہی درخت سے پھل نکال سکتی ہے،، جب عاقل اور زندہ مخلوق کا یہ حال ہے تو بقیہ دونوں مخلوقات بدرجہ اولی اس کام پہ قادر نہیں لہذا ثابت ہوا کہ ان تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ان کی جنس سے نہیں ہے بلکہ وہ ان سے عظیم ہے اور وہ اللہ پاک ہے۔۔۔

اگر تمام مخلوقات مل کر چیونٹی بنانے کی کوشش کریں تو وہ ناکام ہو جائیں گی ،،جب ایک چیونٹی بنانے سے تمام مخلوقات عاجز ہیں تو اس سے بڑی چیز بنانے سے بدرجہ اولیٰ عاجز ہوں گی۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے :::

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗؕ-

ترجمہ کنزالعرفان ::: بیشک اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کرسکیں گے اگرچہ سب اس کیلئے جمع ہوجائیں۔۔۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں جگہ جگہ اس بات پہ تنبیہ کی ہے کہ صرف وہی خالق ہے اس کے علاوہ کوئی بھی خالق نہیں،، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :::

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ-فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآىٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍۚ-مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَاؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ(60)اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًاؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ(61)اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ(62)اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ(63)اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(64)

ترجمہ کنزالعرفان ::: یا وہ بہتر ہے جس نے آسمان وزمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس پانی سے بارونق باغ اگائے۔ تمہارے لئے ممکن نہ تھا کہ تم ان (باغوں) کے درخت اگادیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (ہرگز نہیں،) بلکہ وہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔۔۔ یا وہ بہتر ہے جس نے رہائش کیلئے زمین بنائی اور اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور اس کے لئے لنگر بنائے اور دو سمندروں کے درمیان آڑ رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں۔۔۔ یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور برائی ٹال دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔۔۔ یا وہ بہتر ہے جو تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور وہ جو ہوائیں بھیجتا ہے اس حال میں کہ وہ ہوائیں اللہ کی رحمت سے پہلے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں ۔کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے۔۔۔ وہ بہتر ہے جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم فرماؤ: اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔۔۔

((المسلک الثانی))

((الاستدلال باخبار الانبیاء))

سوال ::: انبیاء نے مخلوق کو کس کی طرف بلایا؟؟؟

جواب ::: انبیاء نے مخلوق کو اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی اور ان کی اس دعوت کو قبول کرنا اور ان کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق کرنا واجب ہے۔۔۔۔۔

سوال ::: انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں پہ ایسی کن چیزوں کا ظہور ہوا جن پہ ایک عام انسان قادر نہیں ہو سکتا؟؟؟

جواب :::انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں پہ معجزات کا ظہور ہوا مثلا::: چٹان سے اونٹنی کا نکلنا، عصا کا سانپ بن جانا، مردوں کو زندہ کرنا، چاند کے دو ٹکڑے کرنا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کرنا وغیرہ،، یہ ایسی چیزیں ہیں جن پہ ایک عام انسان قادر نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

سوال:::انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟؟؟نیز جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟؟؟

جواب::: جنہوں نے انبیاء کو جھٹلایا ان کو مختلف طرح کے عذاب دیے گیے،، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًاۚ-وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُۚ-وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَۚ-وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَاۚ-وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ(40)

ترجمہ کنزالعرفان::: تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا اور ان میں کسی کو خوفناک آواز نے پکڑ لیا اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا اور ان میں کسی کو ڈبو دیا اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔۔۔

اور وہ لوگ جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی انہیں اللہ پاک نے نجات عطا فرمائی،، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:::

ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

ترجمہ کنزالعرفان::: پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔۔۔

ان کے علاوہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات پہ مشتمل کثیر قرآنی آیات موجود ہیں۔۔۔

سوال::: انبیاء کرام علیہم السلام کی خبروں کا علم تو اللہ پاک کے خبر دینے سے ہوا پس وہ شخص جو شریعت کا ہی انکار کر دے اس کے لیے یہ کیسے دلیل بن سکتی ہیں؟؟؟

جواب:::: انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات اور ان کو جھٹلانے والوں کو ہلاک کرنا یہ شریعت سے بھی معلوم ہوتا ہے اور اس کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی ان چیزوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔۔۔

انبیاء کے معجزات اور ان کی تکذیب کرنے والوں کو ہلاک کرنے کے واقعات ایسے بڑے امور ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں،، اللہ پاک نے انہیں قرآن اور دیگر آسمانی کتب میں ذکر کیا ہے اس کے علاوہ مختلف قوموں نے ان واقعات کو اہل کتاب، حکماء، مورخین اور شعراءوغیرہ سے نقل کیا ہے لہذا یہ چیزیں صرف شریعت سے نہیں بلکہ دیگر ذرائع سے بھی ثابت ہیں۔۔۔

اس کے علاوہ وہ اقوام جن کو ہلاک کیا گیا ان کے علاقوں کے کھنڈرات بھی اس چیز کی گواہی دے رہے ہیں جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے::::

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ(11)

ترجمۂ کنز العرفان

تم فرمادو: زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟

سورۃ العنکبوت میں ہے::::

وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ

ترجمہ کنزالعرفان::: اور (ہم نے) عاد اور ثمود کو (ہلاک کیا) اور ان کی رہائش کے مقامات تمہارے لئے ظاہر ہو چکے۔۔۔

ان سب باتوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص شریعت کا انکار کرتا ہو اس کے لیے بھی ان خبروں کو جھٹلانے کی گنجائش نہیں کیونکہ شریعت کے ساتھ ساتھ یہ باتیں سینہ بہ سینہ نقل ہوتی آئیں اور ان قوموں کے کھنڈرات بھی ان خبروں کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔۔۔۔۔

((المسلک الثالث))

((أن وجود اللہ تعالیٰ تشھد بہ الفطرۃ السلیمۃ))

سوال::: عقل سلیم کس طرح اللہ پاک کے وجود پہ گواہی دیتی ہے؟؟؟

جواب::: ہر انسان کے اندر بندگی کی صفت پائی جاتی ہے اور ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ربوبیت کے تحت ہے اور جب وہ اپنے اردگرد نگاہ دوڑاتا ہے تو اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ ضرور اس کائنات کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہے۔۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:::

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًاؕ-فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَاؕ

ترجمہ کنزالعرفان::: تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔ (یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ""ہر بچہ فطرت اسلام پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں""۔۔۔

اس معنی کی طرف اللہ پاک نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:::

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ-قَالُوْا بَلٰىۛ-شَهِدْنَاۛ-اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی۔ (یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔۔۔

ان تمام آیات اور حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پہ پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کا مذہب تبدیل کر دیا جاتا ہے اور عقل سلیم اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ واقعی اس کائنات کو کوئی نہ کوئی بنانے والا ہے۔۔۔۔

((الفصل الثانی))

((فی التوحید و معنی قولنا "لا الہ الا اللہ"))

سوال::: اللہ پاک کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے ؟؟؟

جواب::: اللہ پاک ایک معبود ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں،، کوئی اللہ پاک کا شریک نہیں ہے،، وہ بے مثال ہے،، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے،، وہ ہر عیب سے پاک ہے۔۔۔۔

جیسا کہ اللہ پاک نے سورۃ الاخلاص میں فرمایا:::

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ(1)اَللّٰهُ الصَّمَدُ(2)لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ(3)وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ(4)

ترجمۂ کنز العرفان::: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔۔۔

سوال::: اللہ پاک کے ایک ہونے پہ کیا دلیل ہے ؟؟؟

جواب::: اس کا جواب مصنف نے چار طریقوں سے دیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:::

(1) ہر چیز پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کو پیدا کرنے والا خالق ایک ہی ہے کیونکہ دو فاعلوں سے ایک فعل کا صدور ہونا ناممکن ہے لہذا ثابت ہوا کہ وہ خالق ایک ہی ہے اور وہ اللہ پاک ہے۔۔۔۔۔

اس بارے میں قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:::

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان::: اور لوگوں نے اس کے سوا بہت سے معبود بنالئے جو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود انہیں بنایا جاتا ہے۔۔۔

سورۃ فاطر میں فرمان خداوندی ہے:::

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ-اَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِۚ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: تم فرماؤ: بھلا اپنے وہ شریک تو بتلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کی کوئی شرکت ہے۔۔۔

سورۃ لقمان میں ہے:::

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖؕ

ترجمہ کنزالعرفان::: یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو (اے مشرکو!) تم مجھے کوئی ایسی چیز دکھاؤ جو اللہ کے سوا اوروں نے بنائی ہو۔۔۔

(2)مصنف نے دوسرے طریقے سے یوں جواب دیا ہے کہ اللہ پاک کے علاوہ ہر چیز حادث اور مخلوق ہے،، اور مخلوق اپنے خالق کی شریک نہیں ہو سکتی کیونکہ کوئی اللہ پاک کی مثل نہیں ہے،، اللہ جب چاہے کسی کو پیدا کرے جب چاہے کسی کو موت دے دے یہ سب اس کے اختیار میں ہے۔۔۔۔۔

اس بات کو اللہ پاک نے سورۃ الاعراف میں یوں بیان فرمایا ہے:::

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

ترجمہ کنزالعرفان::: بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں۔۔۔

سورۃ الانعام میں ہے:::

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔۔۔

(3) اگر ہم دو معبود فرض کریں اور ان میں سے ایک معبود کسی شخص کو مارنے کا ارادہ جبکہ دوسرا معبود اسے زندہ رکھنے کا ارادہ کرے،، یا ایک معبود کسی چیز کو حرکت دینے کا ارادہ کرے اور دوسرا معبود اسی چیز کو ساکن کرنے کا ارادہ کرے تو ان کے ارادے کے نافذ ہونے میں تین صورتیں بنیں گی۔۔۔

پہلی::: ان دونوں معبودوں کا ارادہ نافذ ہوگا اور یہ چیز ناممکن ہے کیونکہ ایک شخص ایک ہی وقت میں زندہ اور مردہ نہیں ہو سکتا یا تو وہ زندہ ہوگا یا مردہ،، یونہی ایک چیز ایک ہی وقت میں حرکت اور سکون کے ساتھ متصف نہیں ہو سکتی یا تو وہ چیز حرکت کرے گی یا ساکن رہے گی۔۔۔۔۔

دوسری::: ان میں سے کسی کا ارادہ نافذ نہیں ہوگا اور ایسا ہونا بھی ناممکن ہے۔۔۔

تیسری::: ایک کا ارادہ نافذ ہوگا اور دوسرے کا نہیں ہوگا،، اور جس کا ارادہ نافذ نہیں ہوگا وہ مغلوب و مقہور کہلائے گا اور معبود کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا،، لہذا ثابت ہوا معبود ایک ہی ہے۔۔۔۔۔

اس بات کو اللہ پاک نے سورۃ الانبیاء میں یوں بیان کیا ہے:::

لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَاۚ

ترجمہ کنزالعرفان::: اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور آسمان و زمین تباہ ہو جاتے۔۔۔

سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:::

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِيْلًا۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: تم فرماؤ: جیسا کافر کہہ رہے ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ اور معبود ہوتے جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے۔۔۔

(4) اگر اس کائنات میں دو معبود ہوتے تو وہ دونوں اپنی اپنی مخلوق کو ایک دوسرے سے جدا رکھتے لیکن یہاں تو تمام مخلوقات کا ایک دوسرے سے تعلق ہے،، تو یہ اس بات پہ دلیل ہے کہ ان تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ایک ہی ہے۔۔۔۔

ایک مخلوق کا دوسری مخلوق کے ساتھ تعلق کا یہ مطلب ہے کہ تمام انسان اور حیوانات زمین سے اگنے والی نباتات سے غذا حاصل کرتے ہیں،، یہ نباتات بارش کی وجہ سے اگتی ہیں اور بادلوں کو ہوائیں آسمان میں لیے پھرتی ہیں۔۔۔ یونہی سورج اور چاند اپنے مخصوص مدار میں گردش کرتے ہیں اور اس کے کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلا::: پھلوں کا درست ہونا، دن اور رات کا بدلنا، موسموں کا بدلنا، سالوں اور مہینوں کی معرفت ہونا،، تو یوں تمام مخلوقات کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق قائم ہے۔۔۔۔

ایک شہر میں ایک سے زیادہ حاکم نہیں ہو سکتے یونہی ایک کائنات کو پیدا کرنے والے دو نہیں ہو سکتے بلکہ تمام چیزوں کا خالق و مالک بس ایک اللہ ہے۔۔۔

اس بات کو اللہ پاک نے سورۃ المؤمنون میں یوں بیان کیا ہے:::

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ

ترجمہ کنزالعرفان::: اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر بڑائی و غلبہ چاہتا۔۔۔

((مسائل فی الرد علی النصاری))

سوال::: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟؟؟

جواب::: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے بندے اور اس کے رسول ہیں،، اللہ پاک نے انہیں بغیر باپ کے حضرت مریم کے بطن سے پیدا کیا،، ان کے ہاتھوں پہ کئی معجزات کا ظہور ہوا مثلا::: ماں کی گود

میں کلام کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ۔۔۔یہ تمام معجزات ان کی نبوت اور رسالت کے سچے ہونے پہ دلالت کرتے ہیں۔۔۔

سوال:::عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟؟؟

جواب:::عیسائیوں نے حضرے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کافی زیادہ غلو کیا،،ان کو اللہ کا بیٹا قرار دیا۔۔

اللہ پاک نے ان کو ان کے اس کفر سے رجوع کرنے کی دعوت دی اور ان کے باطل عقیدے کا رد بھی کیا،،چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:::

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّؕ-اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗۚ-اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ٘-فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ﳑ-وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌؕ-اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْؕ-اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌؕ-سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌۘ-لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ-وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا(171)لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓىٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَؕ-وَ مَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا(172)

ترجمہ کنزالعرفان:::اے کتاب والو!اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر سچ کے سوا کوئی بات نہ کہو۔بیشک مسیح، مریم کا بیٹا عیسیٰ صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے تو اللہ اور اس کے رسولوں پر

ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔ (اِس سے) باز رہو، (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔ صرف اللہ ہی ایک معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز ہے۔۔۔ نہ تو مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ عار کرتا ہے اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو عنقریب وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔۔۔

اس کے علاوہ عیسائیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مباہلہ کرنے کی دعوت دی تاکہ حق اور باطل واضح ہو جائے لیکن عیسائیوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا،، وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے توفیق دی وہ اسلام لے آئے بقیہ اپنی گمراہی میں بھٹکتے رہے۔۔۔۔

سوال::: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نصاریٰ کیا اختلاف کرتے ہیں؟؟؟

جواب::: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نصاریٰ کے تین گروہ ہیں:::

(1) ایک گروہ کہتا ہے کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

ترجمہ کنزالعرفان:::اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے۔۔۔

(2) دوسرا گروہ کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی اللہ ہیں۔۔۔۔

جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:::

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَؕ۔۔

ترجمہ کنزالعرفان:::بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے۔۔۔۔

(3) تیسرا گروہ تثلیث کا قائل ہے۔۔۔۔

جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:::

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ

ترجمہ کنزالعرفان:::بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا: بیشک اللہ تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے۔۔۔۔

سوال:::وہ لوگ جو حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ پاک کا بیٹا مانتے ہیں ان کا رد بلیغ کریں۔۔۔۔۔

جواب:::ان کا رد مصنف نے چار طریقوں سے کیا ہے:::

(1)اللہ پاک بغیر باپ کے اولاد پیدا کرنے پر قادر ہے جیسا کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔۔۔۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:::

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَؕ-خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ(59)

ترجمۂ کنزالعرفان

بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا: ''ہوجا'' تو وہ فوراً ہوگیا۔۔۔

(2)اولاد اور بیوی کا اپنے باپ اور شوہر کی جنس میں سے ہونا ضروری ہے جبکہ اللہ پاک کی تو کوئی جنس ہی نہیں کیونکہ اس کی مثل کوئی ہے ہی نہیں،، لہذا ثابت ہوا کہ اللہ پاک کی نہ اولاد ہے اور نہ بیوی۔۔۔۔۔

جیسا کہ سورۃ المائدہ میں اللہ کا فرمان ہے:::

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌۚ-قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُؕ-وَ اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌؕ-كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَؕ---

ترجمہ کنزالعرفان::: مسیح بن مریم تو صرف ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ (بہت سچی) ہے ۔وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔۔۔

(3) بیوی اور اولاد اس لیے ہوتی ہے تا کہ ان سے حاجت پوری کی جائے جبکہ اللہ پاک تمام حاجتوں سے پاک ہے تو اس کا اولاد اور بیوی بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟؟؟

سورۃ یونس میں فرمان باری تعالیٰ ہے:::

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗؕ-هُوَ الْغَنِیُّؕ-لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ---

ترجمہ کنزالعرفان:::(کافروں نے) کہا: اللہ نے اپنے لیے اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے----

(4) اللہ پاک کے علاوہ تمام چیزیں اس کا غیر ہیں اور اس کی مخلوق ہیں جبکہ اولاد باپ کی مخلوق نہیں ہو سکتی---

چنانچہ سورۃ مریم میں ارشاد ہے:::

مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا(92)اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا(93)

ترجمہ کنزالعرفان:::حالانکہ رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے---آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب رحمٰن کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے----

سوال:::وہ لوگ جن کا کہنا ہے کہ مسیح ہی اللہ ہے،،ان کے باطل عقیدے کارد کریں۔۔۔۔

جواب:::ان کارد چار طریقوں سے ہے:::

(1) مسیح اللہ پاک کی عبادت کیا کرتے تھے تو وہ اللہ کیسے ہو سکتے ہیں؟؟؟

(2)حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے تھے،،انھیں بھوک اور پیاس بھی لگتی تھی اور اس کے علاوہ دیگر امور بشریہ بھی ان پہ جاری ہوتے تھے اور یہ چیزیں اللہ کی شایانِ شان نہیں ہے((وہ بھوک، پیاس، نیند وغیرہ سے پاک ہے))۔۔۔۔

(3)جو عیسائی مسیح کو اللہ کہتے ہیں انہی کا کہنا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو سولی دے کر شہید کر دیا گیا تھا،،ان کی اپنی یہ بات ان کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ اللہ پاک تو وہ ذات ہے ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔۔۔

عیسائیوں نے عیسی علیہ السلام کو شہید کرنے کی جھوٹی بات یہودیوں کے جھوٹ سے نقل کی ہے یعنی ان کا دین سرے سے ہی باطل ہے،،ان شاء اللہ عزوجل حضرت عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب تشریف لائیں گے اور صلیب کو توڑیں گے۔۔۔۔۔

(4) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے چھوٹے تھے اور پھر بڑے ہو گئے،، جبکہ اللہ پاک ایسی چیزوں سے پاک ہے۔۔۔۔

سوال::: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ پاک تین میں سے تیسرا ہے،، ان کے رد پہ دلائل دیں۔۔۔۔

جواب::: اس کا رد تین طریقوں سے ہے:::

(1) پہلا طریقہ تو وہی ہے جو توحید کے باب میں بیان کر دیا گیا کہ دو معبودوں کا وجود ممکن نہیں۔۔۔۔۔

(2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا اللہ پاک کی عبادت کیا کرتے تھے، روزے رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے،، اگر وہ دونوں ((یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم)) معبود ہوتے تو اپنے علاوہ دوسرے معبود کی کیسے عبادت کرتے؟؟؟ اور عیسیٰ علیہ السلام نے خود بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بے شک اللہ پاک ان کا رب ہے،، جیسا کہ اللہ پاک نے ان کے قول کو قرآن میں بیان کیا:::

قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔۔۔۔

(3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا پہ انسانی امور جاری ہوتے تھے اور معبود پہ انسانی امور جاری نہیں ہو سکتے پس اگر وہ دونوں معبود ہوتے تو انسانی امور ان پہ کیوں جاری ہوتے ؟؟؟

((مسائلۃ فی الرد علی عبدۃ الاصنام))

سوال::: بت پرستوں کے رد پہ دلائل تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: ان کا رد چار طریقوں سے کیا گیا ہے:::

(1) بت حادث ہیں کیونکہ کفار انہیں اپنے ہاتھوں سے بناتے تھے اور جو چیز حادث ہو وہ معبود نہیں ہو سکتی،، اسی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنی قوم جھڑکا تھا:::

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ(95)وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ(96)

ترجمہ کنزالعرفان

فرمایا: کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جنہیں خود تراشتے ہو؟ اور اللہ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا۔۔۔۔

(2)بت صفات ربانیہ مثلا علم، قدرت، ہمیشہ کی زندگی اور دیگر صفات سے متصف نہیں ہیں تو وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں؟؟؟

اسی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے چچا کو کہا تھا:::

یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا(42)

ترجمۂ کنزالعرفان

اے میرے باپ! تم کیوں ایسے کی عبادت کر رہے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔۔۔۔

اللہ پاک کا سورۃ الزمر میں فرمان ہے:::

قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان:::'تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو ٹال دیں گے یا اگر اللہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟؟؟

(3)بت فناء ہو جانے والے ہیں اور جو چیز فنا ہونے والی ہو وہ کیسے معبود بن سکتی ہے؟؟؟

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے ارد گرد سیسے کے ساتھ بتوں کو باندھا گیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چھڑی سے اشارہ کر کے بتوں کو گرانے لگے اور ساتھ اس آیت کی تلاوت فرمار ہے تھے:::

وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُؕ-اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا(81)

ترجمہ کنزالعرفان

اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔۔۔۔

(4) چوتھا رد کرنے کا طریقہ توحید کے دلائل ہیں جو کے پیچھے گزر چکے ہیں۔۔۔۔

((مسألۃ فی الرد علی المجوس))

سوال::: مجوسیوں کا رد کریں۔۔۔

جواب::: مجوسیوں کا کہنا ہے کہ خیر نور سے ہے اور شر ظلمت سے ہے،، اس لیے وہ آگ، سورج اور ان جیسی دیگر روشن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔۔۔

ان کا رد دو طریقوں سے کیا گیا ہے:::

(1) پہلا طریقہ توحید کے دلائل ہیں جو پیچھے گزر چکے ہیں۔۔۔

(2)سورج، چاند، ستارے اور آگ وغیرہ یہ تمام چیزیں حادث ہیں کیونکہ ان کی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ان کے معبود نہ ہونے پہ استدلال کیا تھا، لہذا ثابت ہوا کہ یہ چیزیں معبود نہیں بلکہ مخلوق ہیں۔۔۔

اللہ پاک کا فرمان ہے:::

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ۬ؕ-ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ(1)

ترجمہ کنزالعرفان:::تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔۔۔۔

سورۃ حم سجدہ میں ہے:::

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ(37)

ترجمہ کنزالعرفان:::نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔۔۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مجوسیوں کے پاس اپنے دعوے کی کوئی دلیل نہیں۔۔۔

((مسائلۃ فی الرد علی الذین یقولون بتاثیر الطبیعۃ))

سوال::::جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمام واقعات خود بخود ہی ہو رہے ہیں،، یہ سب فطرت کی وجہ سے ہے،، ان کا رد کیسے کیا جائے گا؟؟؟

جواب::::ایسے لوگوں کا رد کرنے کے دو طریقے ہیں:::

(1)طبیعت یعنی فطرت "حیات، قدرت اور ارادے "" کے ساتھ متصف نہیں ہے لہذا اس کی جانب ایسے افعال کی نسبت کرنا درست نہیں۔۔۔۔

(2)چیزوں کا بدلنا اس بات کی دلیل ہے کہ فطرت اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ فطرت سے محض ایک ہی قسم کی اشیاء کا صدور ہوتا ہے،، جبکہ ایک ہی زمین سے مختلف قسم سے پھل اللہ پاک اگاتا ہے ان سب کے شکلیں اور ذائقے مختلف ہوتے ہیں حالانکہ وہ ایک ہی زمین سے اگتے ہیں ان کو ایک طرح کا پانی دیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور یہ اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ فطرت غیر مؤثر ہے۔۔۔۔

((الفصل الثالث))

((فی اثبات صفات اللہ تعالیٰ))

سوال::: اللہ پاک کی چند ایک صفات کے بارے میں مختصرا لکھیں۔۔۔

جواب::: اللہ پاک ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اس کو موت نہیں آئے گی،، جب کچھ بھی نہ تھا تب بھی اللہ پاک کا وجود تھا اور جب ہر چیز فنا ہو جائے گی تب بھی اللہ پاک باقی رہے گا،، وہ ہر چیز کو جانتا ہے کائنات کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی نہیں ہے،، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے،، وہ ہر چیز پہ قادر ہے،، وہ اپنی شایان شان کلام کرتا ہے، دیکھتا ہے، سنتا ہے۔۔۔۔

سوال::: اللہ پاک کی مذکورہ بالا صفات کو دلائل کے ساتھ ثابت کریں۔۔۔۔

جواب::: ان کو مصنف نے تین طریقوں سے ثابت کیا ہے:::

(1) یہ تمام صفات صفات کمالیہ ہیں اور ان کی متضاد ایسی صفات ہیں جو عیب اور نقص والی ہیں مثلا عاجز آجانا، جہالت وغیرہ،، اللہ پاک میں نقائص والی صفات نہیں پائی جاتیں وہ ان سے پاک ہے تو ضروری ہے کہ اس میں صفات کمالیہ پائی جائیں۔۔۔

ہر وہ صفت جسے انسان اپنے لیے اچھا نہ سمجھے اللہ پاک اس سے پاک ہے اور اعلی صفات کے ساتھ موصوف ہے۔۔۔۔

(2) اللہ پاک کی یہ تمام صفات شریعت میں وارد ہوئی ہیں اور ان پہ ایمان لانا واجب ہے۔۔۔۔

اللہ پاک نے اپنی صفت حیات کے بارے میں فرمایا ہے:::

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

ترجمہ کنزالعرفان::: اور اس زندہ پر بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا۔۔۔

علم کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:::

واللہ بکل شئی علیم

ترجمہ::: اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔۔۔۔۔

اللہ پاک نے اپنے ارادے کے بارے میں فرمایا:::

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ

ترجمہ کنزالعرفان::: بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے۔۔۔۔۔

قدرت کے بارے میں ارشاد ہے:::

واللہ علی کل شئی قدیر۔۔۔۔

ترجمہ:::اور اللہ ہر چیز پہ قادر ہے۔۔۔۔

کلام کے بارے میں فرمایا:::

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا

ترجمہ کنزالعرفان:::اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔۔۔۔

سماعت وبصارت کے بارے میں فرمایا:::

ان اللہ سمیع بصیر۔۔۔

ترجمہ:::بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔۔۔۔

(3)تیسرے طریقے میں مصنف نے ہر صفت پہ دلیل کے ساتھ استدلال کیا ہے۔۔۔

اللہ پاک کی بنائی ہوئی چیزیں اور مخلوقات اچھے طریقے سے بنائی گئی ہیں،، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ

ترجمہ کنزالعرفان:::وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔۔۔

اس کا مخلوقات میں تصرف کرنا، کائنات کی تدبیر کرنا، زمین و آسمان کی حفاظت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زندہ ہے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا:::

الحی القیوم

ترجمہ:::وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے۔۔۔۔

پوری کائنات کو بنانا اس کی قدرت کی دلیل ہے،، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:::

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًاؕ-وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا(54)

ترجمہ کنزالعرفان:::اور وہی ہے جس نے آدمی کو پانی سے بنایا پھر اس کے (نسلی) رشتے اور سسرالی رشتے بنادیے اور تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے۔۔۔

سورۃ الحدید میں ہے:::

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۚ-وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(2)

ترجمہ کنزالعرفان::: آسمانوں اور زمین کی سلطنت سب اسی کے لیے ہے،وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔

اس کا اتقان اس کے علم اور بصارت پہ دلالت کرتا ہے،، چنانچہ سورۃ الملک میں ہے:::

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَؕ

ترجمہ کنزالعرفان::: کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟

اس کا ان تمام چیزوں کو مختلف شکلوں اور زمانوں کے ساتھ خاص کرنا اس کے ارادے پہ دلالت کرتا ہے،، چنانچہ سورۃ الشوری میں ہے:::

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ

ترجمہ کنزالعرفان::: جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔۔۔۔

اس کا کتابیں نازل کرنا،، لوگوں کو کسی چیز کا حکم دینا اور کسی چیز سے منع کرنا اس کے کلام کرنے کی دلیل ہے،، چنانچہ سورۃ التوبہ میں ہے:::

وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ۔۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو حتّٰی کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔۔۔۔

اس کا دعاؤں کو قبول کرنا اس کی سماعت کی دلیل ہے،، سورۃ النمل میں ارشاد ہے:::

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

ترجمہ کنزالعرفان::: یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارے۔۔۔۔

سوال::: اللہ پاک کو کن کن ناموں کے ساتھ پکارنا جائز ہے؟؟؟

جواب::: اللہ پاک کے اسماء اور اس کی صفات توقیفی ہیں،، ان کے ساتھ ہی اللہ پاک کو پکار سکتے ہیں ان کے علاوہ بقیہ اسماء اور صفات کے ساتھ اللہ پاک کو نہیں پکارا جا سکتا۔۔۔۔

اللہ پاک کا سورۃ الاعراف میں ارشاد ہے:::

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: اور بہت اچھے نام اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو۔۔۔

سوال::: اللہ پاک کے اسماء کو یاد کرنے کی کیا فضیلت ہے؟؟؟

جواب::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" اللہ پاک کے ننانوے نام ہیں،، جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گا""۔۔۔۔

((رواہ البخاری))

((الفصل الرابع))

((فی تنزیہ اللہ تعالیٰ))

سوال::: ""سبحان اللہ"" کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

جواب::: اللہ پاک عظمت و جلالت والا ہے اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور یہی ""سبحان اللہ"" کا مطلب ہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا کوئی شخص اللہ پاک کو عاجز کر سکتا ہے ؟؟؟ نیز کیا اللہ پاک کو تھکاوٹ لاحق ہو سکتی ہے ؟؟؟

جواب::: زمین و آسمان میں کوئی بھی چیز اللہ پاک کو عاجز نہیں کر سکتی،، جیسا کہ سورۃ فاطر میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:::

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ

ترجمہ کنزالعرفان::: اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے اسے عاجز کر سکے۔۔۔۔۔

تھکاوٹ ایک عیب ہے اور کوئی بھی عیب اللہ پاک کو لاحق نہیں ہو سکتا،، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:::

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ﳓ وَّ

مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ(38)

ترجمۂ کنزالعرفان::: اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور ہمیں کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ پاک کو نیند یا اونگھ آسکتی ہے؟؟؟ نیز کیا اس سے خطا سرزد ہو سکتی ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، اللہ کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ،، جیسا کہ سورۃ البقرہ میں اس نے فرمایا:::

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌؕ۔۔

ترجمہ کنزالعرفان::: اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔۔۔۔

اللہ پاک سے کوئی بھی خطا سرزد نہیں ہو سکتی اور وہ بھولنے سے بھی پاک ہے ،، چنانچہ سورۃ طٰہٰ میں ارشاد ہے:::

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى(52)

ترجمہ کنزالعرفان::: میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا اللہ پاک اپنی مخلوق پہ ظلم کر سکتا ہے؟؟؟

جواب:::جی نہیں،،وہ اپنے تمام احکام وافعال میں عادل ہے،،وہ کسی پہ ذرہ برابر بھی ظلم وستم نہیں کرتا۔۔۔۔

اس کی طرف سے ہونے والی ہر نعمت اس کا فضل ہے اور اس کا کسی کو سزا دینا اس کا عدل ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور مالک اپنی ملکیت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس سے سوال کرنے والا نہیں،، جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں ارشاد ہے:::

لَا یُسْــٴَـلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ هُمْ یُسْــٴَـلُوْنَ(23)

ترجمہ کنزالعرفان

اللہ سے اس کام کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال:::کیا کوئی چیز اللہ پاک کے مشابہ ہو سکتی ہے؟؟؟

جواب:::جی نہیں،،کوئی بھی چیز اللہ پاک کے مشابہ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ کسی کے مشابہ ہے جیسا کہ اس نے سورۃ الشوریٰ میں فرمایا:::

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌۚ-وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

ترجمہ کنزالعرفان:::اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔۔۔

اعتراض::: آپ نے کہا ہے کہ اللہ پاک کسی کے مشابہ نہیں،، لیکن قرآن وحدیث میں ایسے الفاظ وارد ہوئے ہیں جن سے تشبیہ کا وہم پیدا ہوتا ہے ،، مثلاقرآن کریم میں ہے:::

علی العرش استوی

ترجمہ::: اس نے عرش پہ استواء کیا۔۔۔۔

ان الفاظ کا کیا جواب ہے؟؟؟

جواب::: ایسے تمام الفاظ جن سے تشبیہ کا وہم پیدا ہوتا ہے ان تمام پہ بغیر کسی شک وشبہ اور بغیر کسی تاویل کے ایمان لانا واجب ہے،، انسان کو ان کی گہرائی میں نہیں جانا چاہیے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان الفاظ سے اللہ اور اس کے رسول کی جو مراد ہے میں اس پہ ایمان لایا،، یہی صحابہ کرام، تابعین اور بزرگان دین کا طریقہ ہے۔۔۔۔

((القاعدۃ الثانیۃ))

((فی الکلام فی الانبیاء والملائکۃ والأئمۃ والصحابۃ))

((الفصل الاول))

((فی اثبات النبوات))

سوال::: اللہ پاک نے کن کو مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجا؟؟؟

جواب::: اللہ پاک نے انبیاء کرام علیہم السلام کو مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجا اور ان پہ کتب نازل کیں۔۔۔۔

سوال::: کیا انبیاء کرام علیہم السلام بقیہ مخلوق سے افضل ہیں؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، انبیاء کرام علیہم السلام بقیہ مخلوق سے افضل ہیں بلکہ بعض انبیاء بھی بعض سے افضل ہیں۔۔۔

سوال::: کیا اللہ پاک نے تمام انبیاء کا ذکر قرآن میں کیا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، اللہ پاک نے تمام انبیاء کا ذکر قرآن میں نہیں کیا بلکہ بعض انبیاء کا ذکر کیا ہے۔۔۔۔

سوال::: سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کون ہیں؟؟؟

جواب::: سب سے پہلے نبی ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں جبکہ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔۔

سوال::: کون سی چیز انبیاء کی نبوت کے سچے ہونے پہ دلالت کرتی ہے؟؟؟

جواب:::وہ معجزات جن کا انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں پہ ظہور ہوا وہ ان کی نبوت کے سچے ہونے پہ دلالت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

لقد أرسلنا رسلنا بالبينت

ترجمہ:::یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔۔۔۔۔

سوال:::انبیاء کو مخلوق کی جانب مبعوث کرنے کی کیا حکمت ہے؟؟؟

جواب:::انبیاء کرام علیہم السلام کو مخلوق کی جانب بھیجنے کی مصنف نے تین حکمتیں ذکر کی ہیں:::

(1)لوگوں کی عقلیں اور مذاہب ایک دوسرے سے مختلف تھے تو اللہ پاک نے انبیاء کرام کو بھیجا تاکہ ان کے اختلاف کو ختم کریں،،چنانچہ سورۃ البقرہ میں ارشاد خداوندی ہے:::

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً۔فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ۔وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

ترجمہ کنزالعرفان:::تمام لوگ ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کردے۔۔۔۔

(2)اللہ پاک نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور ان کے لیے حدود مقرر کیں تا کہ ان سے تجاوز نہ کریں،، پھر انبیاء کو واسطہ بنایا تا کہ اللہ نے لوگوں کے لیے جو مقرر کیا ہے اس کو ان تک پہنچا دیں،، اگر اللہ پاک انبیاء نہ بھیجتا تو مخلوق کو پتا نہ چلتا کہ اللہ پاک کی کیسے عبادت کرنی ہے ؟؟؟ کون سا کام کرنا ہے اور کس چیز سے رکنا ہے ؟؟؟،، اسی وجہ سے اللہ پاک نے انبیاء کی اطاعت کرنا مخلوق پہ واجب قرار دیا ہے،، چنانچہ سورۃ النساء میں ہے:::

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

ترجمہ کنزالعرفان:::اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔۔۔۔

(3)اللہ پاک نے انبیاء کو اس لیے بھیجا تا کہ مخلوق پہ حجت قائم ہو جائے اور کوئی قیامت کے دن یہ نہ کہ سکے کہ ہمارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا۔۔۔۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ

ترجمہ کنزالعرفان:::۔(ہم نے) رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے (بھیجے) تا کہ رسولوں (کو بھیجنے) کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کے لئے کوئی عذر (باقی) نہ رہے۔۔۔

((الفصل الثانی))

((فی اثبات نبوۃ خاتم النبیین وسید المرسلین وخیر الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین ابی القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم النبی الامی العربی القرشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وترحم وشرف وکرم))

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے کس قوم کی جانب مبعوث فرمایا؟؟؟

جواب:::: ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے کسی خاص قوم کی جانب نہیں بلکہ تمام انسانوں اور جنات کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد پرانی شریعتوں اور ملتوں پہ عمل کیا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب:::: جی نہیں،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پرانی ملتیں اور شریعتیں منسوخ ہو گئی ہیں لہذا اب ان پہ عمل نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔

سوال::: کیا اب اسلام کے علاوہ بھی کوئی دین اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، تمام لوگوں پہ اسلام میں داخل ہونا ضروری ہے،، اسلام کے علاوہ کوئی بھی دوسرا دین اللہ پاک کے ہاں مقبول نہیں،، جیسا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:::

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ-وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(85)

ترجمہ کنزالعرفان

اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔۔۔۔

سوال::: مصنف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو ثابت کرنے پہ کتنے دلائل دیے ہیں؟؟؟

جواب::: مصنف نے کثیر دلائل دیے ہیں اور ان دلائل کو پانچ انواع میں تقسیم کیا ہے۔۔۔۔

سوال::: پہلی نوع کس بارے میں ہے؟؟؟

جواب:::پہلی نوع میں قرآن پاک کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پہ دلائل دیے گئے ہیں۔۔۔

سوال:::قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے درست ہونے پہ کتنے اور کون سے طریقوں سے دلالت کرتا ہے؟؟؟ تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔۔۔

جواب:::ویسے تو قرآن پاک کثیر وجوہات کی بناء پر حضور آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پہ دلالت کرتا ہے لیکن مصنف نے دس وجوہات ذکر کی ہیں:::

(1)قرآن پاک اپنی فصاحت وبلاغت کی وجہ سے دوسرے کلاموں سے ممتاز ہے اور اہل عرب نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے،،اسی طرح قرآن کریم کی عمدہ ترتیب اور آیات کا وزن بھی اپنی مثال آپ ہے،،تو ثابت ہوا کہ ایسی کتاب کوئی انسان نہیں بنا سکتا بلکہ یہ اللہ پاک نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ نازل کی ہے۔۔۔۔

(2)نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری مخلوق کو قرآن پاک جیسی دوسری کتاب لانے کا چیلنج کیا عرب اپنی فصاحت وبلاغت اور

قرآن کو جھٹلانے پہ حریص ہونے کے باوجود اس جیسی کوئی دوسری کتاب نہ لا سکے۔۔۔

پس ثابت ہوا کہ کوئی انسان اس پہ قادر نہیں ہو سکتا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ پاک کا فرمان ہے:::

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪-وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(23)

ترجمۂ کنزالعرفان:::اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے تو تم اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔۔۔

(3)قرآن کریم میں سابقہ انبیاء اور امتوں کے واقعات ذکر کیے گئے اور یہ ایسی چیز ہے جسے صرف وحی کے ذریعے ہی جانا جا سکتا ہے۔۔۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:::

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَۚ-مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا۔۔

ترجمہ کنزالعرفان:::یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں،، اس سے پہلے نہ تم انہیں جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی۔۔۔

(4)قرآن کریم میں مستقبل کے واقعات کے بارے میں غیبی خبریں دی گئیں اور پھر جیسا قرآن کریم نے فرمایا تھا من و عن ویسا ہی ہوا۔۔۔۔

سورۃ التوبہ میں اللہ پاک ارشاد ہے:::

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ-وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان::: کہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔۔۔۔

سورۃ الفتح میں ارشاد ہے:::

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان:::

تو تم ضرور مسجد حرام میں امن و امان سے داخل ہو گے۔۔۔

یعنی قرآن کریم نے پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ دین اسلام غالب آجائے گا اور مسلمان مسجد حرام میں داخل ہوں گے اور پھر ویسا ہی ہوا۔۔۔۔

(5)قرآن کریم دین کے عقائد یعنی اللہ پاک کے اسماء و صفات، آخرت کے دن کے احوال اور ان کے سچے ہونے پہ دلائل، مختلف قسم کی امتوں کا رد اور اس کے علاوہ ایسی ایسی چیزوں کا بیان ہے جن سے عقل قاصر ہے اور یہ چیزیں محض وحی سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔۔۔۔

(6)اس میں شرعی احکامات اور حلال وحرام کا بیان ہے،، اس کے علاوہ اچھے اخلاق کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے جن میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔۔۔۔

(7)بقیہ کتب میں تبدیلی کر دی گئی لیکن قرآن مجید تبدیلی سے محفوظ ہے۔۔۔

سورۃ الحجر میں ارشاد ہے:::

انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون

ترجمہ:::بے شک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔۔۔۔

(8)قرآن کریم کو حفظ کرنا آسان ہے اس کے علاوہ دنیا کی کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے حرف بحرف حفظ کیا جاسکے۔۔۔

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ

ترجمہ کنز العرفان:::اور بیشک ہم نے قرآن کو یاد کرنے / نصیحت لینے کیلئے آسان فرمادیا۔۔

(9)قرآن کریم کو پڑھنے والا اور اس کو سننے والا نہیں اکتاتا اگرچہ جتنا مرضی پڑھا جائے۔۔۔۔

(10)قرآن کریم میں دم اور دعائیں بھی موجود ہیں جن کے ذریعے مریض کو شفاء ملتی ہے اور مختلف اقسام کی آفات ٹل جاتی ہیں۔۔۔۔ جیسا کہ حدیث میں اس شخص کو سورۃ الفاتحہ کے ذریعے دم کرنے کا کہا گیا ہے جسے سانپ ڈس لے،، اسی طرح سورۃ الحشر کی آخری آیات کو موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء قرار دیا گیا ہے۔۔۔۔

سوال::: دوسری نوع کس بارے میں ہے؟؟؟

جواب::: دوسری نوع میں ان معجزات کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو ثابت کیا گیا ہے جو ان کے مبارک ہاتھوں پہ ظاہر ہوئے۔۔۔۔

سوال::: معجزات کی تعداد کتنی ہے؟؟؟

جواب::: بعض علماء کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی تعداد ایک ہزار ہے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ تمام انبیاء کے معجزات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیے گئے۔۔۔۔

سوال::: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند ایک معجزات کا ذکر کریں۔۔۔

جواب::: چاند کو شق کرنا، مبارک انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہو جانا، تھوڑے کھانے کے ذریعے کثیر لوگوں کو سیر کرنا، غیب کی باتوں کی خبر دینا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا، پتھروں کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ سلام بھیجنا، درختوں کا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نبوت کی گواہی دینا، گدھے اور اونٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کیا، بھیڑیے نے ان کی نبوت کی گواہی دی، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے تنے سے جدا ہوئے تو وہ آپ کے فراق میں رویا اس کے علاوہ اور بھی کئی معجزات ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: معجزات کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: معجزات کی دو اقسام ہیں:::

(1)وہ معجزات جنہیں ہم قطعی طور پر جانتے ہیں مثلاً چاند کا شق ہونا، یہ قرآن پاک سے ثابت ہے اور اس کے علاوہ کثیر صحیح احادیث جو کہ مختلف طرق سے مروی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہے۔۔۔۔۔

اسی طرح پیارے آقا کی مبارک انگلیوں سے چشمہ جاری ہونا اور کھانے کا کثیر ہو جانا ان کو ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے۔۔۔۔

(2)وہ معجزات جن کے بارے میں ہمارے پاس علم قطعی موجود نہیں بلکہ ہمیں ان کا علم محض خبر واحد کے ذریعے حاصل ہوا ہے مثلا::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیب کی خبریں دینا، آپ کی دعاؤں کا قبول ہونا وغیرہ۔۔۔۔

سوال::: تیسری نوع میں کس چیز کا بیان ہے؟؟؟

جواب::: اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن فضائل اور کمالات سے نوازا ہے ان کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی صحت پہ استدلال کیا گیا ہے،، بے شک اللہ پاک ان تمام فضائل و کمالات کو اسی بندے میں جمع کرتا ہے جو اس کو سب سے زیادہ محبوب ہو اور اس کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہو۔۔۔۔۔

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند فضائل وشمائل بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ بہت سے فضائل وشمائل کی جامع ہے۔۔۔

مثلا::: اعلی نسب ہونا، خوبصورت چہرہ، عقل و فہم کا کامل ہونا، زبان کا فصیح وبلیغ ہونا، علم وعبادت کی کثرت، اچھے اخلاق کا مالک ہونا،، حلم، صبر،

شکر، زھد، عدل، امانت، سچائی، تواضع، عفوودرگزر، پاکدامنی، سخاوت، شجاعت، حیاء، مرووت وقار، وفا، وعدے کی پابندی صلہ رحمی، شفقت، حسن معاشرت اور حسن تدبیر کا ہونا۔۔۔۔

یہ تمام فضائل وشمائل اہل اخبار کے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے ثابت ہیں،، سورۃالقلم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:::

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (4)

ترجمۂ کنزالعرفان:::اور بیشک تم یقینا عظیم اخلاق پر ہو۔۔۔۔

سوال:::جب ابوسفیان سے شام کے بادشاہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟؟؟

جواب:::انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وکمالات بیان کیے،، جب ہرقل نے یہ باتیں سنیں تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی((لیکن مسلمان نہیں ہوا))۔۔۔۔

سوال:::جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر کیا فرمایا؟؟؟

جواب::: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں آیا تاکہ
ان کی زیارت کروں،، جب میں نے ان کے چہرے کی زیارت کی تو میں نے
جان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔۔۔